

الصلوة والسلام عليك يا نور الله



فضائل اہل بیت

مصنف

شیخ القرآن

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

ترجمہ: اے نبی ﷺ کے گھر والو! اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے
اور تمہیں خوب صاف ستھرا کرے (الاحزاب)

فضائل اہل بیت

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

از پیر طریقت

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

ناشر

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	عرض ناشر	7
2	الاحدء	8
3	تعارف مصنف	9
4	آغاز کتاب فضائل اہل بیت	21
5	اہل بیت کون؟	22
6	حدیث نمبر 1	25
7	حدیث نمبر 2	27
8	حدیث نمبر 3	28
9	حدیث نمبر 4	29
10	حدیث نمبر 5	31
11	حدیث نمبر 6	32
12	حدیث نمبر 7	34
13	حدیث نمبر 8	35
14	حدیث نمبر 9	37

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب فضائل اہل بیت

نام مصنف پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

صفحات 96

تعداد 1100

طبع دوم

سن اشاعت 2007ء 1428ھ

ڈیزائننگ طیب گرافکس

کمپوزنگ محمد شاہد قادری

ہدیہ 60 روپے

ناشر

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

سنٹرل کمرشل مارکیٹ C/O جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

042-8428922-0300-4826678-0300-7991693

38	حديث نمبر 10	15
39	حديث نمبر 11	16
41	حديث نمبر 12	17
42	حديث نمبر 13	18
43	حديث نمبر 14	19
44	حديث نمبر 15	20
45	حديث نمبر 16	21
46	حديث نمبر 17	22
47	حديث نمبر 18	23
48	حديث نمبر 19	24
49	حديث نمبر 20	25
50	حديث نمبر 21	26
51	حديث نمبر 22	27
52	حديث نمبر 23	28
53	حديث نمبر 24	29
54	حديث نمبر 25	30
55	حديث نمبر 26	31

56	حديث نمبر 27	32
57	حديث نمبر 28	33
58	حديث نمبر 29	34
59	حديث نمبر 30	35
60	حديث نمبر 31	36
61	حديث نمبر 32	37
62	حديث نمبر 33	38
63	حديث نمبر 34	39
64	حديث نمبر 35	40
65	حديث نمبر 36	41
66	حديث نمبر 37	42
67	حديث نمبر 38	43
68	حديث نمبر 39	44
69	حديث نمبر 40	45
70	حديث نمبر 41	46
71	حديث نمبر 42	47
72	حديث نمبر 43	48

49	حدیث نمبر 44	73
50	حدیث نمبر 45	74
51	حدیث نمبر 46	75
52	حدیث نمبر 47	76
53	حدیث نمبر 48	77
54	حدیث نمبر 49	78
55	حدیث نمبر 50	79
56	حدیث نمبر 51	80
57	حدیث نمبر 52	81
58	حدیث نمبر 53	82
59	حدیث نمبر 54	83
60	حدیث نمبر 55	84
61	حدیث نمبر 56	85
62	حدیث نمبر 57	86
63	حدیث نمبر 58	87
64	حدیث نمبر 59	88
65	حدیث نمبر 60	89

عرض ناشر

محترم قارئین کرام..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جیسا کہ جناب کے علم میں پہلے ہی آچکا ہے کہ عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور مستظلاً ادارہ کا وجود بالخصوص اس غرض سے معرض وجود میں لایا گیا ہے کہ حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تمام تصانیف کی بحسن و خوبی اشاعت کیساتھ مارکیٹ میں لائے تو اسی سلسلے کی پہلی کتاب اہم ترین موضوع پر ”جہاد اسلامی“ شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اب یہ عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کی طرف سے دوسری اشاعت موسومہ ”فضائل اہل بیت“ جو نام سے ہی ظاہر ہے کہ اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حضور نذرانہ عقیدت قرآن و حدیث کی روشنی میں ہدیہ قارئین ہے۔

اللہ کریم ہماری اس حقیر سی کوشش و خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

اور اراکین عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کیلئے توشہء آخرت بنائے آمین ثم آمین۔

والسلام

خاکپائے آل رسول ﷺ

ڈاکٹر احمد سعید قادری

مینجنگ ڈائریکٹر عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

ماڈل ٹاؤن لاہور

الاهداء

بالعموم جملہ اہل بیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء و بالخصوص
سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ و شہداء کربلا۔

جنکی عقیدت و محبت کی برکت سے ناچیز کو اس
عظیم خدمت کی توفیق ہوئی۔

دعا گو:

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

تعارف مصنف

پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب تو ایسی شخصیت ہیں۔ جو کہ کسی
تعارف کے محتاج نہیں۔ لیکن میری سوچ میں جناب کی زندگی سے متعلق کچھ اہم
معلومات موجود ہیں جن پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اکثر و بیشتر عام انسان کے
دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اس بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیت کی بنیادی تعلیم کون سی
خوش نصیب درسگاہ میں ہوئی کہ جس نے ایسے عظیم انسان تخلیق کئے۔ ہر انسان کی
سب سے پہلی درسگاہ اُس کی ماں کی گود ہی ہوتی ہے۔ جتنی وہ گود مقدس و مکرم ہوگی
اُتنی ہی اُس کی اولاد کی تربیت اعلیٰ ہوگی آپ آج کسی بھی تاریخ کا مطالعہ کریں تو
یقیناً آپ کی نظر سے بڑی بڑی شخصیات کے تذکرے ضرور گزرتے ہوں گے۔ وہاں
ان شخصیات کی تربیت کی پہلی بنیادی چیز اور عظیم درسگاہ ”ماں کی گود“ کے ہی ثمرات
ملتے ہیں جو کہ ایک عام انسان کو عظیم انسان بنانے میں مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔
حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت میں اُس پہلی
درسگاہ کی تربیت کے ہی اثرات ہیں کہ آپ بہترین عالم دین باعمل، بہترین مفتی،
بہترین مدرس، بہترین محقق و مصنف، بہترین شیخ الطریقت و شیخ الثغیر اور بہترین شیخ
الحدیث ہیں آپ کی طبع شریف میں انتہائی نرمی، حلم بردباری برداشت اور انکساری
کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے آپ سابق صوبائی وزیر برائے مذہبی امور و اوقاف
پنجاب اور بانی و مہتمم جامعہ رضویہ (ٹرسٹ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور قرآن مجید کے مترجم بھی ہیں اب جناب حضرت صاحب کی بنیادی تعلیم کے متعلق تفصیلی معلومات پیش کرتا ہوں تاکہ قارئین کو علم ہو جائے کہ آپ نے تعلیم و تربیت اور روحانی تربیت کہاں سے حاصل کی۔

ولادت :- آپ کے آباؤ اجداد سادات و شرفاء بخارا سے ہیں جو حضرت سید جلال الدین بخاری علیہ الرحمۃ کے ہمراہ بخاری سے کشمیر آئے پھر اوج شریف ضلع بہاولپور آکر آباد ہوئے۔ آپ کی ولادت موضع کچی لعل نزد اوج شریف تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں بروز جمعرات مورخہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو خدا بخش علیہ الرحمۃ کے گھر میں ہوئی۔ آپ کے دادا بزرگوار محمد موسیٰ علیہ الرحمۃ اور پردادا محمد جوہر علیہ الرحمۃ تھے۔

ابتدائی تعلیم :- آپ نے سب سے پہلے ناظرہ قرآن مجید اپنے پڑوسی بزرگ عالم مولانا غلام نبی خورشیدی علیہ الرحمۃ سے عرصہ تین چار ماہ میں پڑھ کر مکمل کیا۔ اس کے بعد آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول موضع بن والا میں حاصل کی اور مڈل تک کی تعلیم کے لئے موضع لکس کے گورنمنٹ سکول میں داخلہ لیا وہاں سے مڈل کا امتحان انتہائی اعلیٰ پوزیشن میں پاس کیا بعد ازاں دیگر دینی تعلیم کے لئے مخدوم حسن محمود بن غلام میراں شاہ کے گاؤں جمال الدین والی علاقہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں استاذ العلماء والفقہاء حضرت علامہ حکیم غلام رسول علیہ الرحمۃ سے اکتساب فیض کیا اور ان سے آپ نے درس نظامی کی ابتدائی کتب کے ساتھ شرح تہذیب قطبی کے اوائل شرح وقایہ اولین، اصول الشاشی، نور الانوار اور علم طب کی میزان طب، طب اکبر و موجز وغیرہ پڑھیں۔

1958ء میں ڈیرہ غازی خان میں استاذ العلماء علامہ مولانا غلام جہانیاں صاحب سے نور الانوار، شرح جامی، مولانا عبدالغفور صاحب سے قطبی، میر قطبی، ملا جلال، حمد اللہ شرح وقایہ اخیرین، میبذی التصریح، اقلیدس، مشکوٰۃ شریف، جلالین ہدایہ اولین، حسامی، مقامات حریری، حماسہ، متنقی، تصوف، لواحجامی، لواصحجامی اور مشنوی شریف پڑھیں۔

1961ء ملتان میں غزالی زماں رازی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے مدرسہ انوار العلوم میں داخلہ لیا۔ استاذ العلماء جناب مولانا عبدالکریمؒ سے تفسیرات احمدیہ پڑھی اور حضرت مفتی امید علی خاں صاحب سے توضیح و تلویح، مسلم الثبوت و ہدایہ اخیرین پڑھیں۔

پھر مفتی اعظم حضرت مفتی سید مسعود علی قادری سے جلالین و علم میراث پڑھا اور فتویٰ نویسی سیکھی۔ آخر میں حضرت علامہ قبلہ کاظمی شاہ صاحب سے مناظرہ رشیدیہ، شرح عقائد، خیالی اور دورہ حدیث شریف پڑھ کر سند فراغت علم حاصل کی۔

عملی زندگی کا آغاز :- علوم و فنون اور فتویٰ نویسی کے علم سے فراغت کے بعد قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی نظر عنایت و التفات نے بطور نائب مفتی آپ ہی کا انتخاب فرمایا۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی حکومت پاکستان نے قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کو بہاولپور یونیورسٹی میں بطور پروفیسر حدیث مقرر فرمایا تو قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے جن قابل ترین تلامذہ کو بہاولپور ساتھ لے جانے کے لئے منتخب فرمایا ان میں آپ بھی شامل تھے۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب نے بہاولپور یونیورسٹی سے

1965-1966ء میں ایم اے اسلامک لاء یعنی تخصص فی الفقہ والقانون الاسلامی کی سند حاصل کی اور حضرت قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے فرمان پر اپنی مادر علمی مدرسہ انوار العلوم واپس آکر استاذ الحدیث، مفتی و صدر شعبہ افتاء کے فرائض سنبھالے۔ 1977ء میں حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کی خواہش پر قبلہ مفتی صاحب جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور شیخ الحدیث و شیخ الادب العربی مقرر ہوئے اسی دوران صدر انجمن تہذیب الاسلام مین مارکیٹ گلبرگ آپ کو جامعہ مسجد غوثیہ گلبرگ لے آئے۔ جہاں عرصہ 12 سال تک جامع مسجد غوثیہ کے خطیب رہے اور یہاں جامعہ غوثیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور 1990ء تک اسی درسگاہ کے ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث رہے اور انتہائی خوش اسلوبی محنت خلوص اور لگن سے کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہم کنار ہوئے۔ بعد ازاں جناب پروفیسر ظہیر الدین احمد بابر نقشبندی قادری نے ماڈل ٹاؤن سوسائٹی سے چار کنال کا رقبہ حاصل کر کے قبلہ مفتی صاحب کے سپرد کیا اور ان کے پُر خلوص تعاون کے ساتھ آپ نے ماڈل ٹاؤن سنٹرل کمرشل مارکیٹ میں اپنی ذاتی دینی درسگاہ کا آغاز فرمایا جو کہ تقریباً عرصہ 17 سال سے انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ جامعہ رضویہ ٹرسٹ سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن میں درج ذیل شعبہ جات کی انتہائی کامیابی کے ساتھ سرپرستی فرما رہے ہیں۔ یہ جامعہ رضویہ ایک ٹرسٹ کے زیر اہتمام چل رہا ہے جس کے مینجنگ ٹرسٹی حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب آپ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر احمد سعید قادری ڈپٹی مینیجنگ ٹرسٹی اور جناب پروفیسر ظہیر الدین احمد بابر سیکرٹری جنرل ہیں حضرت قبلہ مفتی صاحب کے

دوسرے صاحبزادے جناب علامہ محمد وحید قادری جامعہ کے ناظم و تعلیمات و مالیات ہیں۔ شعبہ جات :- شعبہ تحفیظ القرآن، شعبہ تجوید و قراءت، شعبہ درس نظامی، شعبہ کمپیوٹر لیب، شعبہ تخصص فی الفقہ والحدیث والقانون الاسلامی اور شعبہ نشر و اشاعت شامل ہیں حضرت قبلہ مفتی ڈاکٹر غلام سرور قادری کی جتنی بھی تصانیف ہوگی ان کی اشاعت کے لیے مستقلاً عمدہ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کے نام سے ادارہ معرض وجود میں لایا گیا ہے جس کے زیر اہتمام آپ کی تمام تصانیف اشاعت ہوگی اور وہی ادارہ آپ کی تمام مطبوعات کے حقوق کا تحفظ کرے گا۔ آپ کی تصانیف تقریباً 55 کے قریب ہیں جن میں خاص اہمیت کا حامل ترجمہ قرآن مجید، عمدۃ البیان فی ترجمۃ القرآن ہے جو کہ اس صدی کا ایک عظیم الشان تجدیدی کارنامہ ہے جلد چھپ کر منظر عام پر آ رہا ہے۔ انشاء اللہ ایمان افروز اور تحقیقی شاہکار و تصانیف خود مطالعہ کریں اور عزیز واقارب میں تحفہ پیش کریں یہ آپ کی سعادت ہوگی اور اس سے خیر و برکت کا وافر حصہ نصیب میں آئے گا انشاء اللہ۔

آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں!

- (1)۔ درود و سلام و شان خیر الانام ﷺ (29)۔ رد و امکان کذب باری تعالیٰ
- (2)۔ مقام علم و علماء (30)۔ شرح "الفضل الموهبہ"
- (3)۔ خلافت اسلامیہ اور مغربی جمہوریت (31)۔ معجزہ شق القمر
- (4)۔ قاضی اور سربراہ مملکت (32)۔ بیعت کی اہمیت و ضرورت
- (5)۔ مسئلہ ایصال ثواب (33)۔ مسئلہ تصویر (تصویر کا جواز)

(6) - ندائے یا محمد یا رسول اللہ ﷺ (34) - نماز سے متعلق تین اہم مسئلے

(7) - پروفیسر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ (35) - تفسیر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

(8) - شدید غصہ میں دی گئی طلاق کا شرعی حکم (36) - تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم

(9) - مسئلہ صلوٰۃ و سلام قبل اذان (37) - اسلام میں ٹیکوس کی شرعی حیثیت

(10) - سورہ یونس مع اردو ترجمہ و تفسیر (38) - حج اور قربانی

(11) - عید اسلام (39) - نجات الوالدین الکرمین

(12) - معرفت خداوندی (40) - پردہ کی شرعی حیثیت

(13) - سورہ ملک مع ترجمہ و تفسیر (41) - ذکر و وسیلہ

(14) - الشاہ احمد رضا بریلوی (42) - عالم برزخ

(15) - مسئلہ علم غیب و وسیلہ (43) - الوطائف القادریہ

(16) - قرآن کیسے جمع ہوا؟ (44) - فضائل اہل بیت

(17) - مجموعہ حیات اولیاء (45) - عمدۃ البیان فی ترجمۃ القرآن

(18) - شرح جامی کا اردو ترجمہ

(19) - مسئلہ رفع یدین (46) - حالات امام بخاری علیہ الرحمۃ

(20) - معجزات مصطفیٰ ﷺ (47) - جہاد اسلامی (اردو - انگلش)

(21) - افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (48) - مسائل و فضائل زکوٰۃ و صدقات

(اردو - انگلش)

(22) - معاشیات نظام مصطفیٰ ﷺ (49) - اسلام کا قانون شہادت

(23) - ایکشن یا سلیکشن (50) - لباس مسنون

(24) - اسلام میں داڑھی کی شرعی حیثیت (51) - علماء اور حکمرانوں کے درمیان تعلق کی اہمیت

(25) - بہتر اسلامی فرقے اور ان کی تاریخ و عقائد (52) - تحفہ منیہ

(26) - تحفہ مومن (53) - تین اہم مسئلے (حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا -

(27) - قیام تعظیم (54) - شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(55) - تنزیہ الغفار عن تکذیب الاشرار

(رد امکان کذب)

ان درج بالا کتب کے علاوہ حضرت کا ماہانہ مجلہ ماہنامہ البر لاہور کے نام

سے عرصہ ۷ سال مکمل اور اٹھارویں سال کا آغاز ہو چکا ہے جو کہ امت مسلمہ کے لئے

بالخصوص شائع ہو رہا ہے انتہائی اہم موضوعات پر مضامین، تبصرے اور حالات حاضرہ

پر ادارے اور لوگوں کے برنس کی تشبیہ اس کے حسن و قدر میں اضافے کا باعث ہو رہی

ہے آج ہی اخبار ہا کر یا بک اسٹالز سے نام لے کر ماہنامہ البر لاہور طلب فرمائیں تا

کہ آپ اپنے گھریلو ماحول کو دینی، روحانی اور اصلاحی پہلو میں خود کفیل بنائیں۔ یوں تو

آپ کی ہر کتاب علم کا ایک خزانہ ہے مگر وہ کتابیں جو آپ نے کسی کے جواب میں

”علمی و تحقیقی جائزہ“ کے نام سے لکھیں یا کسی کی علمی و تحقیقی اغلاط کی نشاندہی میں لکھیں

خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں مثلاً ”دروود و سلام شان خیر الانام“ جناب جسٹس تقی عثمانی

دیوبندی عالم کے جواب میں لکھی گئی اور ”ذاکثر غلام مرتضیٰ ملک کی کتاب توحید اور

وجود باری تعالیٰ کا علمی و تحقیقی جائزہ“ بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے آپ کی کتب ایک

نحر بے کراں ہیں دینی روحانی اصلاحی علم حق کے متلاشی ان کتب کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ ۱۹۹۸ء میں آپ نے علم نحو کی مشہور کتاب الکافیہ کی عربی شرح الوافیہ پر چار جلدوں پر مشتمل عربی میں تحقیق و تخریج لکھی الکافیہ جو کہ پورے عالم اسلام کے دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی عربی زبان میں شرح فرما کر پنجاب یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی (دکتورہ) کی ڈگری حاصل کی۔ نیز طبیبہ کالج لاہور میں چار سالہ طب کا کورس کر کے گورنمنٹ سے طبیب کی ڈگری بھی حاصل کی۔

علمی و دینی ذوق:۔ آپ کے علمی و دینی ذوق کا یہ حال ہے کہ اپنی آبائی زمینیں اور مکانات جو آپ کے ورثے میں آئی تھیں سب بیچ کر مدرسہ اور لائبریری پر خرچ کر دیا اور سارا دن لائبریری میں بیٹھ کر مطالعہ اور تخریر و تدریس میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے صاحبزادوں کو بھی اسی لائن پر چلایا آپ کے بڑے صاحبزادے احمد سعید قادری ہو میوڈاکٹر اور بہترین عالم ہیں جامعہ کے وائس چانسلر اور درس نظامی پڑھاتے ہیں اور دوسرے صاحبزادے علامہ محمد وحید قادری درس نظامی کے فاضل اور یونیورسٹی سے ایم۔ اے ہیں وہ بھی جامعہ کے استاذ و ناظم اعلیٰ و تعلیمات ہیں اور تیسرے صاحبزادے علامہ محمود عبید قادری درس نظامی سے فارغ و انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل ایل بی لاء اینڈ شریعہ ہیں چوتھے بیٹے محمد حماد قادری نے ایف۔ اے کے بعد درس نظامی شروع کیا جو درس نظامی کے دوسرے سال میں زیر تعلیم ہیں اور پانچویں سب سے چھوٹے بیٹے محمد باذل قادری قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔

تفصیل غیر ملکی تبلیغی دورے، مناظرے:۔ قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب مصنف کتب کثیرہ، دینی خدمات کے جذبے سے اکثر تبلیغی دورے فرماتے رہتے ہیں۔ صدر جنرل ضیاء الحق شہید کے زمانہ میں آپ نے چین کا انتہائی کامیاب سرکاری دورہ کیا۔ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کی درخواست پر آپ جنوبی افریقہ کے کئی دورے کر چکے ہیں بلکہ ۱۹۸۶ء میں جنوبی افریقہ کے دورے کے دوران (شہر کیپ ٹاؤن) مرزائیوں کے ساتھ تین دن تک مناظرہ ہوتا رہا آخر میں مرزائی لیڈر سلیمان ابراہیم لا جواب ہو کر مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا اور اس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح کے کئی مناظروں میں حضرت کاظمی علیہ الرحمۃ نے آپ کو بھیجا تو ان کی دعا سے ہمیشہ آپ کامیاب و فتیاب رہے۔

(لیڈی سمتھ) میں دیوبندی مولانا عبدالرزاق سے علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر مناظرہ ہوا جس پر انہوں نے اقرار کیا کہ واقعی یہ عبارات گستاخانہ و کفریہ ہیں اس مناظرہ کی بھی کیسٹ موجود ہے آپ برطانیہ کا بھی چار دفعہ تبلیغی دورہ کر چکے ہیں ایک موقع پر آپ سلطان باہوٹرسٹ یو۔ کے ٹھہرے ہوئے تھے کہ مرزا طاہر احمد نے (جنگ) لندن میں ختم نبوت کے حوالے سے ایک بیان دیا جس پر گرفت کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے اسے بھی مناظرہ کا چیلنج کیا جو کہ برطانیہ (جنگ) اخبار کی شہہ سُرخ سے یہ خبر شائع ہوئی جس پر مرزا طاہر احمد نے مناظرہ کرنے اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اسی طرح آپ متحدہ عرب امارات کئی مرتبہ تبلیغی دورے فرما چکے ہیں۔ یورپین ممالک جرمنی، ہالینڈ، انگلینڈ، ساؤتھ افریقہ اور متحدہ عرب امارات کے بھی دورے کر چکے ہیں ان ممالک کے علاوہ تقریباً اکثر ممالک میں

آپ کے کثیر تعداد میں مریدین ہیں علاوہ ازیں پاکستان میں بھی ارادتمندوں کا ایک وسیع حلقہ موجود ہے چونکہ کویت میں حلقہ ارادت ہے وہاں ایک مرتبہ تشریف لے گئے تو دورہ کویت کے دوران کویت کے سابق وزیر برائے مذہبی امور شیخ طریقت علامہ سید یوسف ہاشم الرفاعی جو دین اسلام اور خصوصاً مسلک اہل سنت کی مثالی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی موجودگی میں قبلہ مفتی صاحب نے عربی میں خطاب فرمایا اور اعلیٰ حضرت کے کچھ نعتیہ کلام حدائق بخشش کا بھی عربی میں ترجمہ کر کے اس کی تشریح فرمائی۔ جس پر قبلہ رفاعی صاحب بے حد متاثر ہوئے اور فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام حدائق بخشش کا عربی ترجمہ فرمادیں۔ جو کہ مسلک حق اہل سنت کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اہل عرب اس سے خوب استفادہ کر سکیں گے آپ نے پاکستان میں بھی کئی مناظرے کئے جبکہ پیچھے وطنی میں ایک مشہور عیسائی پادری سعید مسیح سے کئی دن مناظرہ کیا آخر میں وہ بھی آپ کے علمی دلائل کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا اور توبہ کر کے مشرف باسلام ہو گیا جو عیسائی پادری تائب ہوا اُس کا نام احمد سعید رکھا گیا آج کل وہ کراچی میں ایک مبلغ اسلام کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہا ہے علاوہ ازیں موضع کبیر میں دربار شریف حضرت پناہ سے ملحقہ مسجد میں ایک قابض دیوبندی خطیب نے مناظرے کا چیلنج کیا جب حضرت مفتی صاحب علماء اہل سنت کی معیت میں وہاں پہنچے تو مذکورہ مولوی صاحب میدان سے بھاگ گئے۔ آخر میں ۱۲ بزرگوں کے اسماء گرامی جن سے آپ کو خلافت ملی ہے۔

شریعت و طریقت کی سندیں و خلافتیں

- ۱۔ حضرت قبلہ سید احمد سعید کاظمی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ و قادریہ و نقشبندیہ و سہروردیہ کی خلافت۔
- ۲۔ استاذ العلماء و شیخ طریقت حضرت غلام جہانیاں علیہ الرحمہ (ڈیروی) سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ چشتیہ معینیہ، فریدیہ کی خلافت۔
- ۳۔ مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ نوریہ کی خلافت۔
- ۴۔ شاہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مظہریہ مجددیہ کی خلافت۔
- ۵۔ مفتی عرب و عثم قطب مدینہ منورہ ضیاء الامۃ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ کی و سلسلہ اشرفیہ کچھوچھو شریف و سلسلہ بہانیہ کی اور حضرت قطب مدینہ کو حضرت سیدنا علی حسین اشرفی کچھوچھو شریف علیہ الرحمہ اور امام یوسف بن اسماعیل بہانی علیہ الرحمہ سے براہ راست خلافت حاصل تھی۔
- ۶۔ استاذ العلماء فقیہ امت حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خاں علیہ الرحمہ (لاہوری) سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ و حنفیہ (شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ) کی خلافت۔
- ۷۔ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین بغدادی علیہ الرحمہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت۔

۸۔ شیخ الاسلام حضرت امام محمد بن زکریا مدنی انصاری (مدینہ منورہ) سے علوم شریعت کے ساتھ چاروں سلسلوں کی خلافت۔

۹۔ شیخ الاسلام حضرت امام سید محمد بن سید علوی مالکی مکی (مکہ مکرمہ) سے چاروں سلسلوں کے علاوہ جملہ بلاد عرب و عجم کے مشائخ کبار کے جملہ سلاسل شریفہ کی اجازت و خلافت۔

۱۰۔ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ (فیصل آبادی) سے خلافت۔

۱۱۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان سیدی ابو برکات سید احمد الوری رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے خلافت۔

۱۲۔ سلطان الفقراء و الصوفیہ حضرت غلام رسول ریاض آبادی (ملتان) خلیفہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ سے خلافت۔ یہ تھیں آپ سے متعلق معلوماتی گزارشات جو کہ ضبط تحریر میں لائی گئی ہیں۔

اللہ رب العزت ایسے پاکان امت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے امین

دعا گو

مہینہ عمر البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
”انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت
ویطہرکم تطہیراً“ (الاحزاب پ ۲۲)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور تمہیں خوب صاف ستھرا فرمائے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرما رہا ہے کہ اس سے پہلے جو ہم نے تمہیں نصیحتیں فرمائی ہیں ان سے ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی پلیدی کو خواہ وہ اعتقادی ہو یا عملی، دور کرے اور تمہیں خوب پاک و صاف اور ستھرا فرمائے۔ الحمد للہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر بھرپور طریقہ سے عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اعتقاد و کردار میں ایسا صاف و ستھرا اور پاکیزہ بنایا کہ وہ پوری امت کی خواتین کے لئے حسین ترین نمونہ عمل بن گئیں لہذا امت مسلمہ کی خواتین کی ترقی و نجات اسی میں ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے نقش قدم پر چلیں۔

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولین اہل بیت ہیں اور اس آیت مذکورہ بالا کی اولین مصداق ہیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء و استدعاء سے سیدنا علی مرتضیٰ و سیدہ طیبہ فاطمہ زہراء و حسنین کریمین رضی اللہ عنہم بھی اس لطف و عنایت الہیہ میں شامل ہو کر اس آیت کے مصداق و حقدار قرار پائے۔

اب سوال یہ ہے کہ

﴿اہل بیت کا معنی کیا ہے اور اہل بیت کون ہیں؟﴾

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اہل بیت کے لفظی معنی ہیں ”گھر والے“ اور علماء نے قرآن و سنت کی روشنی میں فرمایا ہے کہ

اہل بیت تین طرح کے ہیں۔ (۱) نسبی (۲) نسبی (۳) اعزازی

۱۔ نسبی:۔ یعنی گھر میں قیام رکھنے والے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات داخل ہیں۔

۲۔ نسبی:۔ یعنی جن کا حضور اکرم ﷺ سے نسبی و نسلی تعلق ہے اس میں حضرت فاطمہ، حضرت علی اور حسنین کریمین شامل ہیں۔

۳۔ اعزازی:۔ وہ ہستیاں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آل میں بطور اعزاز شامل فرمایا۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سلمان منا آل البیت“ یعنی سلمان ہمارے اہل بیت سے ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”أسامة منا آل البیت“ یعنی أسامة ہمارے اہل بیت میں سے ہے پھر اعزازی اہل بیت میں وہ تمام مومن بھی شامل ہیں جو متقی اور پرہیزگار ہیں، جیسا کہ آپ نے فرمایا ”کل تقی آل محمد“ (مجمع الزوائد ۶/۷۹) یعنی ہر متقی مومن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ”انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل

البیت“ (الاحزاب:) میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں، کیونکہ آیت کا ماقبل اور مابعد یعنی سیاق و سباق اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ ”عنکم“ جمع مذکر کا صیغہ ہے جو مذکر کے لئے آتا ہے جبکہ ازواج مطہرات مؤنث

ہیں تو ان کے لئے بجائے ”عنکم“ اور ”ی طہرکم“ کے ”عن کن“ اور ”یطہر کن“ کے الفاظ آنے چاہئے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ اہل کے لئے قرآن کریم میں اور عربی زبان میں جمع مذکر کا ہی صیغہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کا اپنی بیوی کے حق میں قول اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں نقل کیا ”واذ قال لاهله امكثوا“ جبکہ وہ مؤنث تھیں تو موسیٰ علیہ السلام کو ”امكثی“ فرمانا چاہئے تھا مگر آپ نے ان کے آپ کے اہل ہونے کے اعتبار سے ”امكثوا“ فرمایا۔

جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا گیا، ”رحمة الله وبركاته

عليكم اهل البيت“ (ہود: ۷۳)

اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل حضرت خدیجہ سے

فرمایا ”زملونی“ وغیرہ۔

دوسری بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات تو اسی آیت کی وجہ سے اہل بیت میں داخل ہیں جبکہ حضرت فاطمہ و علی و حسنین کریمین رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی وجہ سے اہل بیت میں شامل کئے گئے ہیں۔ یعنی کچھ کو اللہ تعالیٰ نے اہل بیت میں سے بنایا ہے اور بعض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامل کیا ہے۔ یعنی ازواج مطہرات کو اللہ تعالیٰ نے جبکہ حضرت فاطمہ و علی و حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اور دیگر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامل کیا ہے۔

یہی مسلک حق اہلسنت و جماعت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ زہراء و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت ہیں اور حکم تطہیر سب

کے لئے ہے۔

اب ہم فضائل اہل بیت پر مشتمل احادیث پیش کرتے ہیں۔
جن کی روشنی میں اہل بیت اطہار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان
اعزہ واقارب کی شان کا پتہ چلتا ہے۔

الہست کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عزت رسول اللہ کی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث نمبر ۱

أخرج سعيد بن منصور في "سننه" عن سعيد بن
جبیر رضی اللہ عنہ فی قوله تعالى:
﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾
قَالَ: قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ترجمہ

امام سعید بن منصور نے اپنی "سنن" میں سند کے ساتھ حضرت سعید بن
جبیر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾
کی تفسیر میں روایت کیا کہ یہاں "قربى" سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قربت
والے ہیں۔ (۱)

(۱) اسے امام طبری نے جامع البیان ج ۱۱ ص ۱۳۲ میں روایت کیا اور اسی طرح امام محبت طبری
نے "ذخائر العقبیٰ" ص ۳۳ میں روایت کرتے ہوئے اسکی نسبت روایت امام ابن السری کی
طرف فرمائی اور خود مصنف نے اسے دُرِّ مَنْشُور ج ۵ ص ۷۱ میں روایت کیا اور امام بخاری کی
صحیح بخاری ج ۳ ص ۲۸۸ میں اسی طرح ہے اور اس میں اسقدر زیادہ الفاظ روایت فرمائے۔
ترجمہ: تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو نے جلدی سے بات ختم کر دی، بے شک نبی کریم ﷺ کا
قریش کے ہر قبیلے کے ساتھ قربت کا تعلق ہے تو مراد یہ ہے کہ میں تم سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میرے اور
تمہارے درمیان جو رشتہ قربت ہے اسے جوڑے رکھو (مجھے ایذا پہنچا کر اسے نہ توڑو) ذاکر غلام سرور قادری
عرض کرتا ہے "قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ" والی آیت مبارکہ قرآن کی سورۃ شوریٰ اور آیت نمبر ۲۳ ہے۔ اور یہ
کہ حافظ الحدیث امام سیوطی نے درمنثور ج ۵ ص ۶۹۹ پر اس موضوع کی سب حدیثیں جمع فرمادی ہیں۔

﴿تشریح﴾

﴿مودۃ قرابت﴾

”مودت قرابت کا معنی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت والوں سے محبت اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان قرابت والوں کی محبت فرض ہے اس کے ترک پر اللہ کے ہاں باز پرس ہوگی۔ الْقُرْبَىٰ اور الْقُرْبَةُ اور الْقَرَابَةُ کے معنی ہیں رشتہ داری یعنی جن مسلمانوں کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ داری ہے خواہ نسبی لحاظ سے یا سہمی مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس نسبت کی قدر کرتے ہوئے ان سے خصوصی محبت رکھیں۔

﴿حدیث نمبر ۲﴾

أخرج ابن المنذر، وابن أبي حاتم، ابن مردويه في ”تفاسيرهم“، والطبرانی في ”المعجم الكبير“ عن ابن عباس رضي الله عنهما؛ لما نزلت هذه الآية: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتِكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّةُ تَهُمْ؟

قال ﷺ: ”عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَوَلَدَاهُمَا“

﴿ترجمہ﴾

امام ابن المنذر اور امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ رحمہم اللہ نے اپنی تفسیروں میں اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾

صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ قرابت والے کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہوئی؟

آپ ﷺ نے فرمایا ”علی، اور فاطمہ، اور ان دونوں کے بچے۔ (۱)“

(۱) اس حدیث کو امام قرطبی نے ”الجامع لاحکام القرآن ج ۸ ص ۱۲۱ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر ج ۲ ص ۱۶۶، امام طبرانی نے معجم کبیر ج ۳ ص ۲۷ (۲۶۳۱) / ۱ / ۳۵۱:۱ (۱۲۵۹) امام حجتی نے مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۱۶۸ / ۱۰۳:۷ پر اور خود مصنف امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر درمنثور ج ۵ ص ۷۰ پر روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳ ﴾

أخرج ابن أبي حاتم ، عن ابن عباس
رضي الله عنهما في قوله تعالى :

﴿ ومن يقترب حسنة ﴾

قال: الْمَوَدَّةُ لِأَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن ابی حاتم نے سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ ومن يقترب حسنة ﴾ کی تفسیر میں روایت فرمایا کہ

یہاں ”حسنة“ سے مراد آل محمد ﷺ کی محبت ہے۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

”وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزَلَتْ فِيهَا حُسْنًا“ یعنی جو نیک کام
کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں گے (الشوری ۲۳)
”يَقْتَرِفُ“ فعل مضارع ہے اس کا ماضی ”اِقْتَرَفَ“ ہے بمعنی
”اِكْتَسَبَ“ کام کرنا۔ کمانا

(۱) اس حدیث کو امام قرطبی نے اپنی تفسیر ”الجامع لاحکام القرآن ج ۸ ص ۱۲۴ امام بیہقی
نے جواهر العقدين ج ۲ ص ۱۱۳ اور دلائی نے الذرية الطاهرة ص ۷۷ حدیث نمبر ۱۲۱ کر کے
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے قول کے حوالہ سے اور امام سیوطی نے درمنثور ج ۵ ص ۷۰ پر روایت فرمایا۔

﴿ حدیث نمبر ۴ ﴾

أخرج أحمد ، وترمذی وصححه ، ونسائی ،
والحاكم عن المطلب بن ربيعة رضي الله عنهما قال :
قال رسول الله ﷺ : ” وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ
امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِيمَانٌ ، حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَالْقَرَابَتِي “

﴿ ترجمہ ﴾

امام احمد اور امام ترمذی نے اسکو صحیح قرار دیکر، امام نسائی اور امام حاکم نے
مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ” اللہ کی قسم؛ کسی مسلمان کے دل میں ایمان
اسوقت تک داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ کے لئے اور میری قرابت (رشتہ داری)
کے لئے تم سے محبت نہ کرے۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

حب رسول و آل رسول اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حب رسول و آل رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ایمان قبول نہیں۔ ”يُحِبُّكُمْ لِلَّهِ“ اللہ کے لئے

(۱) اس حدیث کو امام احمد نے مستدرک ج ۳ ص ۳۳۲ (۱۷۸۰) ج ۵ ص ۱۷۲ (۱۷۰۶۱) اور
امام ترمذی نے صحیح ترمذی ج ۵ ص ۶۱۰ (۳۷۵۸) اور امام نسائی نے ج ۵ ص ۵۱ (۸۱۷۵) اور
امام حاکم نے مستدرک ج ۳ ص ۸۵ (۶۹۶۰) پر روایت کیا ہے۔

محبت اس سے ایمانی محبت مراد ہے جو ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے اس کے ایمان کی وجہ سے ہونا ضروری ہے اور ”لِقُوا بَنَاتِي“ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری کی وجہ سے محبت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان رشتہ داروں سے دوگنی محبت ہونی چاہیے ایک ان کے ایمان کی وجہ سے اور دوسری ان کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار ہونے کی وجہ سے۔

﴿ حدیث نمبر ۵ ﴾

أخرج مسلم، والترمذی، والنسائی عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال: ”أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي“

﴿ ترجمہ ﴾

امام مسلم و ترمذی اور نسائی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں خدا (کا خوف) یاد دلاتا ہوں۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

”أَذْكُرُكُمْ“ ”تَذَكَّرْتُكُمْ“ سے ہے جس کا معنی ہے ”یاد دلانا“

(۱) صحیح مسلم ج ۳ ص ۱۸۷ (۳۶) نسائی ج ۵ ص ۵۱ (۸۱۷۵) اور امام ترمذی نے بھی اسے روایت کیا۔ امام احمد نے مستدرک ج ۵ ص ۳۹۲ (۱۸۷۸۰) اور امام ابن خذیمہ نے اپنی صحیح میں ج ۳ ص ۶۲ (۲۳۵۷) پر روایت کیا۔

حدیث نمبر ۶

أُخْرِجَهُ تَرْمِذِي وَحَسَنَهُ، وَالْحَاكِمُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي: كِتَابَ اللَّهِ، وَعَثَرَتِي أَهْلَ بَيْتِي - وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْخَوْضِ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا.

ترجمہ

امام ترمذی نے سند کے ساتھ روایت کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا اور حاکم نے اسے سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک میں تم میں وہ چیز چھوڑنے والا ہوں کہ تم جب تک اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے میرے بعد ہرگز نہیں بھٹکو گے۔ (ایک) اللہ کی کتاب اور (دوسری) میری عترت (یعنی میرے گھر والے میرا کنبہ) اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آپنچیں گے۔ تو دیکھ لو تم میرے بعد ان دونوں سے کیسا برتاؤ کرتے ہو۔ (۱)

(۱) ترمذی ج ۵ ص ۶۲۶ (۳۷۸۸) ترمذی میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک

چیز دوسری چیز سے بڑی ہے یعنی اللہ کی کتاب میری عترت سے بڑی شان والی ہے اللہ کی کتاب اللہ کی آسمان سے لٹائی گئی رہی ہے (جو اس سے وابستہ ہو گیا وہ اللہ تک پہنچ گیا) مستدرک امام حاکم ج ۳ ص ۱۶۰ (۳۷۱۱) امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث شیخین یعنی بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے مگر انہوں نے اپنی کتابوں میں اسے روایت نہ کیا اور امام ذہبی نے بھی امام حاکم کی اس بات سے اتفاق فرمایا۔

تشریح

ترمذی کی ایک روایت میں ”مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ“ کی بجائے ”مَا إِنْ أَخَذْتُمْ“ کے الفاظ ہیں۔ دونوں طرح کے الفاظ ”مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ“ اور ”مَا إِنْ أَخَذْتُمْ“ میں لفظ ما موصولہ ہے اور ”ان تمسکتھم“ اور ”ان اخذتھم“ اس کا صلہ ہے۔

عزت سے مراد

امام تورپشتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عزت سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قریب ترین نسل کے لوگ اور آپ کے ازواج مطہرات ہیں اور ان سے تمسک اور ان کو لینے سے مراد ان کی محبت اور ان کا احترام اور ان کی مروی احادیث پر عمل اور ان کی بات پر اعتماد اور بھروسہ کرنا ہے۔ یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی شان ہے کہ ان سے محبت، ان کی روایت کردہ احادیث پر عمل اور ان کے اقوال پر اعتماد اور بھروسہ کرنا ضروری ہے جیسا کہ آپ کا فرمان ہے۔

”أَصْحَابِي كَمَا لَنْجُومٍ بِأَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ“ کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے (مرقاۃ - ۱۰ ص ۳۰)

حدیث نمبر ۷

أخرج عبد بن حميد في (مسنده) عن ذيد بن ثابت رضي الله عنه قال:

قال رسول الله ﷺ "إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِن تَمَسَّكْتُمْ بِهِ بَعْدِي لَن تَضِلُّوا: كِتَابُ اللَّهِ، وَعِترَتِي أَهْلُ بَيْتِي - إِنَّهُمَا لَن يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ -"

﴿ترجمہ﴾

امام حمید نے اپنی مسند میں حضرت زید بن ثابت سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں تم میں وہ چیز چھوڑنے والا ہوں کہ جب تم اس کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تم میرے بعد ہرگز نہیں بھٹکو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے گھر والے۔ بے شک یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر مجھ سے آلیں گی۔ (۱)

(۱) "المنتخب" ص ۱۰۷-۲۳۰ اور "المسند" ج ۶ ص ۲۳۲ (۲۱۰۶۸) ۱/۲۳۳-۲۳۴۔ اسی طرح امام ابن ابی شیبہ کی "المنصف" ج ۶ ص ۳۱۳ (۳۱۶۷۰) اور فسوی کی "المعرفة والتاريخ" ج ۹ ص ۵۳۷ میں بھی یہ الفاظ ہیں۔

حدیث نمبر ۸

أخرج أحمد وأبو يعلى، عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال:

"إِنِّي أُوشِكُ أَنْ أَدْعِيَ فَأَجِيبُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ - كِتَابُ اللَّهِ وَعِترَتِي أَهْلُ بَيْتِي - وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ أَخْبَرَنِي، أَنََّّهُمَا لَن يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ، فَاَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا"

﴿ترجمہ﴾

امام احمد اور امام ابو یعلیٰ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سند کے ساتھ حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک عنقریب مجھے (اللہ کی طرف سے روائگی کے لئے) بلایا جائے گا تو میں دنیا سے پردہ فرما جاؤں گا اور بے شک میں تم میں دو بڑی شان والی چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت میرے گھر والے (ازواج مطہرات اور اولاد) اور بے شک (اللہ) لطیف وخبیر ذات نے مجھے بتایا ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آلیں گی تو دیکھ لو تم میرے بعد ان کے بارے میں کیسا برتاؤ کرتے ہو۔ (۱)

(۱) مسند ج ۳ ص ۳۹۳ (۱۰۷۳۷) مسند ابی یعلیٰ ج ۲ ص ۶ (۱۰۱۷) ج ۹ ص ۱۱۰۲۳ ۱/۳۷ (۱۱۳۵)۔

﴿تشریح﴾

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت وہی ہے جس نے قرآن کو سینے سے لگایا اور اس کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل کیا اور اس کی تبلیغ کی اس طرح قرآن عترت کے ساتھ ہو گیا حتیٰ کہ قیامت کے دن قرآن اور حضور کی عترت اکٹھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حوض کوثر پر جالیں گے۔

﴿حدیث نمبر ۹﴾

أخرج الترمذی و حسنہ ، والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال :

قال رسول اللہ ﷺ : " أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْدُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ ، وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي " ﴿ترجمہ﴾

امام ترمذی نے سند سے روایت کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا اور طبرانی نے (بھی اسے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سے محبت کرو اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے گھر والوں سے محبت کرو۔ (۱)

﴿تشریح﴾

اس حدیث میں محبت کے وجوہ و اسباب بیان کئے گئے ہیں کہ اللہ سے تو اس لئے محبت ہونی چاہیے کہ وہ ہمارا خالق ہے رازق ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لئے کہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے محبوب ہیں اور آپ کی عترت سے اس لئے کہ وہ آپ کی عترت ہے۔

(۱) ترمذی ج ۵ ص ۲۲۲ (۳۷۸۹) و تخم کبیر طبرانی ج ۳ ص ۲۶ (۲۶۳۸) اور اسے امام حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کیا ج ۳ ص ۱۶۲ (۳۷۱۶) اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح الاسناد ہے اور انہوں نے اپنی صحیحین میں اسے روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے امام حاکم سے اتفاق کیا اور امام بیہقی نے اسے اپنی کتاب شعب الایمان ج ۲ ص ۱۳ (۱۳۷۸) میں روایت کیا اور امام بیہقی نے "جوامع العقیدین" ج ۲ ص ۲۴۸ میں روایت کر کے فرمایا کہ امام ابن جوزی پر تعجب ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو "علل متناہیہ" (ضعیف حدیثوں کے مجموعہ) میں ذکر کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۱۰ ﴾

أخرج البخاری عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال :
إِرْقَبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ -

﴿ ترجمہ ﴾

امام بخاری نے سند کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ فرمایا:
محمد ﷺ کے گھرانے والوں کے بارے میں خاص خیال رکھو۔ (۱)
”إِرْقَبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ“ اور بعض سندوں
میں ”إِرْقَبُوا“ کی جگہ ”إِحْفَظُوا“ ہے یعنی حضور اکرم حضرت محمد ﷺ
کی حفاظت کرو آپ ﷺ کے گھرانے والوں کے بارے میں یعنی ان سے محبت و
احترام سے پیش آؤ۔

(۱) صحیح بخاری ”باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ“

ج ۳ ص ۲۵ (۲/۱۳۷) / باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما
ص ۳۲ (۳/۵۱) امام سمودی نے ”جواہر العقدين“ ج ۲ ص ۳۱۱ میں روایت کیا ہے اور اسکی
نسبت صحیح بخاری کی طرف کی۔ اور اس حدیث کو امام دارقطنی نے کئی سندوں کے ساتھ
روایت کیا اور بعض حدیثوں کی سند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ حدیث
مروی ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۱۱ ﴾

أخرج الطبرانی، و الحاكم عن ابن عباس رضي
الله عنهما قال :

قال رسول الله ﷺ : ” يَا بَنِي عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ، إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيكُمْ ثَلَاثًا : أَنْ يُثَبِّتَ
قُلُوبَكُمْ ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلُكُمْ ، وَيَهْدِيَ ضَالِّكُمْ
، وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ جُودَاءَ ، نُجْدَاءَ ، رُحَمَاءَ ، فَلَوْ أَنَّ
رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ، فَصَلَّى وَصَامَ ، ثُمَّ
مَاتَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ، دَخَلَ النَّارَ -

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی اور امام حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند کے ساتھ روایت کیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! میں نے تمہارے
بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگی ہیں ایک یہ کہ وہ تمہارے دلوں کو (اسلام پر
(ثابت و قائم رکھے، اور دوسری یہ کہ تمہارے جاہل اور ان پڑھ کو ذہین کا علم دے اور
تمہارے بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھائے، اور تیسری یہ دعا کی ہے کہ اللہ تمہیں کریم و
نخی بنائے، آپس میں مہربان کر دے۔ تو اگر ایک شخص رکن اور مقام کے درمیان

کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے پھر وہ اس حال میں مرجائے کہ حضرت محمد ﷺ کے گھرانے والوں سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہو گیا۔ (۱)

﴿حدیث نمبر ۱۲﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ،

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :

” بُغِضَ بَنِي هَاشِمٍ وَالْأَنْصَارُ ، كُفِّرَ - وَبُغِضَ الْعَرَبُ ، نِفَاقٌ “

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”بنی ہاشم (مہاجرین) اور انصار سے

بغض کفر اور اہل عرب سے بغض منافقت ہے۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ج ۱ ص ۱۳۲ (۱۱۴۱۲) المستدرک ج ۳ ص ۱۶۱ (۴۷۱۲) امام

حاکم نے اس حدیث کو روایت کے بعد اسے مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے ان سے اتفاق فرمایا۔ اور ان دونوں کتابوں میں ”قلوبکم“ کی بجائے ”قائمکم“ ہے ”قلوبکم“ کی صورت میں معنی یہ ہے کہ اللہ تمہارے دلوں کو دین اسلام پر ثابت رکھے اور ”قائمکم“ کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ اللہ تمہارے ہر اس شخص کو ثابت قدم رکھے جو دین اسلام کی مدد کے لئے کھڑا ہے۔ میں جن نسخوں کی طرف رجوع کیا ماسوائے ایک نسخہ کے۔ سب بڑے بڑے قلمی نسخوں میں یہی لفظ ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۱۳ ﴾

أُخْرِجَ ابْنُ عَدَى فِي "الْأَكْلِيلِ" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَهُوَ مُنَافِقٌ"
﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ "الاکلیل" میں حضرت ابوسعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے اہل بیت
کے ساتھ بغض رکھا وہ منافق ہے۔ (۱)

(۱) اسے امام سمودی نے جواہر العقیدین ج ۲ ص ۲۵ میں روایت کر کے اس کی نسبت
امام دیلمی کی مسند کی طرف کی۔ اور کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم منافقوں کو ان کے حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے ہی پہچانتے تھے۔ اسے امام احمد نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت
فرمایا الفاظ حدیث انہیں کے روایت کردہ ہیں اور امام ترمذی نے بھی روایت کیا اور کتاب مذکور کے قلمی نسخہ
میں مصنف کا خط (۱۲۰ ورقہ اب) اجازت کے ساتھ اس کا قول دیلمی والی حدیث ابی سعید کی روایت کے
ساتھ لکھا ہے کہ امام احمدی "المنقلب" میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ "مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ
الْبَيْتِ مُنَافِقٌ" کہ جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۱۴ ﴾

أُخْرِجَ ابْنُ حَبَانَ فِي "صَحِيحِهِ" وَ الْحَاكِمُ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا
يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ، إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے مستدرک میں حضرت ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی
قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہمارے اہل بیت کے ساتھ جو شخص
بھی بغض رکھے گا اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ (۱)

(۱) صحیح ابن حسان (الاحسان) ج ۱۵ ص ۴۳۵ (۶۹۷۸) المستدرک ج ۳
ص ۱۶۲ (۴۷۱۷) امام حاکم نے اس حدیث کے روایت کرنے کے بعد فرمایا یہ بخاری و مسلم کی شرط کے
مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے اپنی صحیحین میں روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے اس کے بارے میں
خاموشی اختیار فرمائی۔

﴿ حدیث نمبر ۱۵ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ لِمَعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ: يَا مَعَاوِيَةُ بْنُ خَدِيجٍ، إِيَّاكَ وَبُغْضَنَا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يُبْغِضُنَا أَحَدٌ، وَلَا يَحْسُدُنَا أَحَدٌ، إِلَّا ذُيِّدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِ الْحَوْضِ بِسَيَاطٍ مِنْ نَارٍ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے سند کے ساتھ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا آپ نے حضرت معاویہ بن خدیج سے فرمایا۔ اے معاویہ بن خدیج اپنے آپ کو ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچانا، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ جو بھی بغض رکھے گا، ہمارے ساتھ حسد کرے گا قیامت کے دن حوض کوثر سے آگ کے کوڑوں کے ساتھ دور کیا جائے گا۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ج ۳ ص ۸۱ (۲۷۲۱) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۲۰۳ اور "ذید" ماضی مجهول ہے اس کا مصدر ذود ہے، دور کرنا۔ دفع کرنا۔

﴿ حدیث نمبر ۱۶ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ عَدَى، وَابْنُ أَبِي هَاشِمٍ، فِي "شُعَبِ الْإِيمَانِ" عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عَتْرَتِي وَالْأَنْصَارِ، فَهُوَ لَا خُدَى ثَلَاثًا: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَإِمَّا لَزَنِيَّةٌ، وَإِمَّا لَغَيْرِ طَهُورٍ" يَعْنِي حَمَلْتَهُ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ.

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عدی نے (کامل) میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے میرے گھرانے والوں اور انصار کا حق نہ پہچانا اس میں تین باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی۔ (۱) (۱) یا تو وہ منافق ہوگا۔ (۲) یا زنا کی پیداوار ہوگا۔ (۳) یا ناپاکی کا بچہ ہوگا یعنی اس (بچہ) کی ماں ناپاکی کی حالت میں حاملہ ہوئی ہوگی۔

(۱) "الکامل لابن عدی" ج ۳ ص ۱۰۶ "شعب الایمان" ج ۲ ص ۲۳۲ (۱۶۱۳) اور اسے امام بیہقی نے بھی الفردوس ج ۳ ص ۲۶۲ (۵۹۵۵) اور امام بیہقی نے "جواهر العقدين" میں اس حدیث کو امام ابوالشیخ کی کتاب "التواب" کے حوالہ سے نقل فرمایا۔

﴿ حدیث نمبر ۱۷ ﴾

أَخْرَج الطبرانی فی "الأوسط"

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال :

آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِخْلَفُونِي فِي أَهْلِ بَيْتِي"

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے پردہ فرماتے ہوئے جو آخری بات فرمائی وہ یہ تھی کہ تم میرے بعد میرے گھرانے والوں سے اچھا برتاؤ کرنا۔ (۱)

(۱) مجمع الزوائد للہیتمی ج ۹ ص ۱۶۳ اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

(یاد رہے کہ متعدد سندوں کی وجہ سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے ڈاکٹر غلام سرور قادری)

﴿ حدیث نمبر ۱۸ ﴾

أَخْرَج الطبرانی فی "الأوسط" عن الحسن بن

علی رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ ﷺ قال : "الزُّمُّوْا

مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ يَوَدُّنَا ، دَخَلَ

الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلٌ

، إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ حَقًّا "

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت فرمائی جو شخص اللہ سے اس حال میں جا ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہو گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہو گا اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بندے کو اس کا نیک عمل جو اس نے کیا فائدہ نہ دے گا جب تک وہ ہمارا حق نہ پہچانے گا۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۱۲۲ (۲۲۵۱) اور امام قاضی عیاض شفاء شریف

ج ۲ ص ۲۸ میں اہل بیت کے حق کو پہچاننے سے مراد ان کے نبی ﷺ کے ساتھ قربی تعلق کو پہچانا ہے جو اس تعلق کو پہچانے گا وہ اس وجہ سے ان کے حق و احترام کے لزوم و وجوب کو جان لے گا۔

﴿ حدیث نمبر ۱۹ ﴾

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتَهُ وَهُوَ يَقُولُ:

"أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، حَشَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا" ﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی اوسط میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا جس میں آپ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ

اے لوگو! جس نے ہمارے اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا قیامت کے دن اللہ اسے یہودی کر کے اٹھائے گا (یہ اشارہ ہے کہ وہ یہود ہو کر مرے گا)۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۲۰ ﴾

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "يَا بَنِي هَاشِمٍ، إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ نَجْدَاءَ رُحَمَاءَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَهْدِيَ ضَالِّكُمْ، وَيُؤْمِنَ خَائِفَكُمْ، وَيُشَبِّعَ جَائِعَكُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ بِحَبِّي، أَوْ تَرْجُونَ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي، وَلَا يَزُجُّوْهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ." ﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت جابر بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔

اے بنی ہاشم! میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ تمہیں نخی مہربان بنائے اور یہ بھی دعا کی کہ تمہارے بھٹکے ہوئے کو سید باراستہ دکھائے اور تمہارے ڈرنے والوں کو بے خوف کرے اور تمہارے بھوک والوں کا پیٹ بھرے اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک وہ میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے کیا تم امید کرتے ہو کہ تم میری شفاعت سے جنت میں داخل ہو گے اور بنی مطلب اسکی امید نہیں رکھتے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۲۱ ﴾

أخرج ابن أبي شيبة، ومسدد في "مسنديهما" والحاكم الترمذی فی "نوادر الأصول" وأبو يعلى والطبرانی عن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : "النجوم أمان لأهل السماء، وأهل بيتي أمان لأمتي"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن ابی شیبہ اور امام مسدد نے اپنی مسندوں میں اور امام حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور امام ابویعلیٰ اور طبرانی نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔ (۱)

(۱) المطالب العالیہ ابن حجر ج ۳ ص ۲۶۲ (۳۹۷۲) مختصر

اتحاف السادة المهمة للبوصیری ج ۵ ص ۲۱۰ (۷۵۳۶) نوادر الاصول

ج ۲ ص ۱۹۹، المعجم الكبير ج ۲ ص ۲۲ (۶۲۶۰) اور اسے نسوی نے "المعرفة والتاريخ"

ص ۵۳۸، اور طبری نے "ذخائر العقبی" ص ۳۹ اور متقی ہندی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۰۱

اور رویانی نے "مسند" ج ۲ ص ۲۵۳ (۱۱۵۲) ۲۵۸ (۱۱۶۵/۱۱۶۳) میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۲ ﴾

أخرج البراز عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : "إني خلفت فيكم اثنين لن تضلوا بعدهما أبدا : كتاب الله، ونسبي، ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام براز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں تم ان (کو مضبوطی سے تھامنے کے بعد کبھی نہیں بھٹکو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری چیز میرا نسب ہے اور یہ دونوں ایک دوسری سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گی۔ (۱)

(۱) كشف الاستار للهيتمي ج ۳ ص ۲۲۳ (۱۱۶۵) میں نقل کیا ہے اسی طرح اسے

مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۳ میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۳ ﴾

أَخْرَجَ الْبِزَارُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنِّي مَقْبُوضٌ وَإِنِّي قَدْ
تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابُ اللَّهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي وَإِنَّكُمْ
لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا."

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار نے حضرت علی کرم وجہ اللہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا بے شک میں پردہ فرمانے والا ہوں اور بے شک میں نے تم میں دو چیزیں
چھوڑی ہیں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میرے اہل بیت اور بے شک تم ان دونوں
کو (تھامنے) کے بعد ہرگز نہیں بھگو گے۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہیتمی ج ۳ ص ۲۲۱ (۲۶۱۲) اس میں ہے کہ قیامت ہرگز
قیام ہوگی حتیٰ کہ (وہ وقت آجائے گا کہ) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو ایسے ڈھونڈھا جائے گا جیسے کسی
گمشدہ چیز کو ڈھونڈھا جاتا ہے اور وہ پھر بھی نہیں ملتی اسی طرح اسے مجمع الزوائد
ج ۹ ص ۱۶۳ پر روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۲۴ ﴾

أَخْرَجَ الْبِزَارُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي، مَثَلُ
سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ."

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار نے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
میرے گھر والوں کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا وہ نجات
پا گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہیتمی ج ۳ ص ۲۲۱ (۲۶۱۳) اور اسی طرح مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۸ میں
روایت کیا ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۲۵ ﴾

أخرج البزار عن ابن عباس رضي الله عنهما قال:
قال صلی اللہ علیہ وسلم

:"مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي، مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ."

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر والوں کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہتیمی ج ۳ ص ۲۲۲ (۲۶۱۵) اسی طرح مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۸ (۲۶۳۸) اور اسے امام ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ج ۳ ص ۳۰۶۔

﴿ حدیث نمبر ۲۶ ﴾

أخرج الطبرانی عن أبي ذر رضي الله عنه
سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: "مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ
؟ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ فِي قَوْمِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ
تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ. وَمَثَلُ حِطَّةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ."

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم میں میرے گھر والوں کی مثال (ایسی ہے جیسی) قوم نوح میں کشتی نوح کی مثال ہے جو اس پر سوار ہوا (وہ) نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا (وہ) ہلاک ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل کے حطۃ کی مثال ہے (۱)۔

(ڈاکٹر غلام سرور کہتا ہے کہ حطۃ سے مراد سورۃ بقرہ میں مذکور ہے کہ بنی اسرائیل کو کہا گیا کہ بیت المقدس کے دروازہ میں داخل ہو اور حطۃ کہتے ہوئے یعنی اللہ ہمارے گناہ معاف کر دے مگر بنی اسرائیل نے حطۃ کی بجائے "حنطۃ" کہا تو اللہ نے ایسا کہنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے محبت کرنے والا حطۃ کہہ رہا ہے اور ان سے محبت نہ کرنے والا حنطۃ کہنے والوں کی طرح ہلاک ہو رہا ہے)

(۱) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۲۸۳ (۲۵۰۲) اور ج ۶ ص ۲۵۱ (۵۵۳۲)

المعجم الصغير ج ۱ ص ۳۹ اور اسے امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ج ۲ ص ۴۲

(۳۳۱۲) اور امام ہوصیری نے مختصر اتحف الخیرہ ج ۵ ص ۲۱۱ (۷۵۴۰)

اور انہوں نے امام ابویعلیٰ اور امام بزار کی طرف منسوب کیا اور الہیتمی ج ۳ ص ۲۲۲ (۲۶۱۴)۔

حدیث نمبر ۲۷

أخرج الطبرانی فی "الأوسط" عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، سمعت رسول الله ﷺ يقول: "إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي: كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَإِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ كَمَثَلِ حِطَّةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، مَنْ دَخَلَهُ غُفْرَ لَهُ".

ترجمہ

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھرانے کی مثال نوح کی کشتی کی ہی مثال ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس پر سوار نہ ہوا پیچھے رہ گیا ڈوب گیا اور میرے اہل بیت کی مثال تم میں بنی اسرائیل کے حطہ کی سی ہے جو اس میں داخل ہو یعنی حطہ کہتا ہوا داخل ہوا نجات پا گیا۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۶ ص ۲۰۶ (۸۵۶۶) المعجم الصغير ج ۲ ص ۲۲۔

حدیث نمبر ۲۸

أخرج ابن النجار فی "تاریخہ" عن الحسن بن علی رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "لِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ: حُبُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِهِ".

ترجمہ

امام ابن نجار نے تاریخ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شے کی بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اور آپ ﷺ کے گھروالوں کی محبت ہے۔ (۱)

(۱) مصنف نے اس حدیث کی روایت امام ابن النجار کی تاریخ کی طرف منسوب کیا انہوں نے اسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب کیا اور جو بعض نسخوں میں "أخرج البخاری" لکھا ہے وہ "أخرج ابن النجار" سے تحریف ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۲۹ ﴾

أخرج الطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ "كُلُّ بَنِي أَنْثَى فَإِنَّ عَصَبَتَهُمْ لِأَيِّبِهِمْ، مَا خَلَا وَلَدَ فَاطِمَةَ، فَإِنِّي عَصَبَتُهُمْ فَأَنَا أَبُوهُمْ" -

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب نواسوں، نواسیوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے ان کا عصبہ میں ہوں تو میں ان کا باپ ہوں وہ میری طرف منسوب ہوں گے۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ج ۳ ص ۲۳ (۶۶۳۱) اور اسے امام ترمذی نے مجمع الزوائد میں روایت کیا ج ۳ ص ۲۲۲۔

﴿ حدیث نمبر ۳۰ ﴾

أخرج الطبرانی عن فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا قالت : قال رسول اللہ ﷺ "كُلُّ بَنِي أُمِّ يَتَتَمُونَ إِلَى عَصَبَتِهِمْ، إِلَّا فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصَبَتُهُمَا" -

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب ماؤں کی اولاد کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کا میں ہی ولی ہوں اور ان کا باپ میں ہوں۔ (۱)

(۱) مطبوعہ نسخوں میں وہی واقع ہے جو بیان کیا ہے۔ امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اسی طرح دو قلمی نسخوں میں ہے لیکن باقی نسخوں میں وہ وارد ہے جو کتاب میں درج کیا گیا یہ مصادر کے مطابق ہے شاید یہ استدراک مصنف کی طرف سے واقع ہوا ہو، اور دوسرے نسخوں میں اس کی تصحیح نہ ہوئی ہو اور کتاب سے نشر ہو گئے ہوں۔

حدیث نمبر ۳۱ ﴿﴾

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "لِكُلِّ بَنِي أُمِّ عَصْبَةٍ يَنْتَمُونَ إِلَيْهِمْ، إِلَّا ابْنِي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصْبَتُهُمَا"۔

﴿ترجمہ﴾

امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب ماؤں کی اولاد اپنے باپ دادا کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر فاطمہ (الزہراء رضی اللہ عنہا) کی اولاد کا میں ولی ہوں اور انکا میں ہی باپ ہوں (۱)

(۱) مستدرک ج ۳ ص ۱۷۹ (۳۷۷۰) امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔ اور امام ذہبی نے اسے صحیح قرار دینے میں تامل کیا۔
(یعنی محض سند کے لحاظ سے جبکہ دوسری حدیثوں کی تائید سے یہ صحیح قرار پاتی ہے۔
ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری۔)

حدیث نمبر ۳۲ ﴿﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِلنَّاسِ حِينَ تَزَوَّجَ بِنْتَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: "أَلَا تَهْنَأُونِي! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي"۔

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے اس وقت لوگوں کو بتایا جب انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (ام کلثوم) سے نکاح کیا کہ لوگو! کیا تم مجھے مبارک باد نہیں دیتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا "کہ قیامت کے دن سب، سبب اور نسب ٹوٹ جائیں گے مگر میرا سبب (سراپی اور دامادی رشتہ) اور نسب نہیں ٹوٹے گا "کام آئے گا"۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۶ ص ۲۸۲ (۵۶۰۲) اور اسے امام بیہقی نے سنن کبیری ج ۷ ص ۱۰۷ (۱۳۳۹۳) ج ۷ ص ۱۸۵ (۱۳۶۶۰) اور طبرانی نے معجم الکبیر ج ۳ ص ۴۵ (۲۶۳۵) اور دولابی نے "الذرية الطاهرة" کے صفحہ ۱۱۵ حدیث نمبر ۲۱۹ اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر ج ۳ ص ۲۳ (۳۳۲۶) دونوں اس حدیث کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے غلام "اسلم" سے روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۳ ﴾

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال: قال رسول الله ﷺ "كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر سبب اور نسب قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا مگر میرا
سبب اور نسب نہیں ٹوٹے گا (۱)

- (۱) اسے امام حجتی نے مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۷۳ میں اور طبرانی نے معجم کبیر
ج ۲ ص ۲۰ (۳۳) میں مسور بن مخرمة اور اسی طرح ج ۳ ص ۴۵ (۲۶۳۳)
المعجم الاوسط ج ۶ ص ۲۸۲ (۵۶۰۲) اور بھیقی سنن کبری ج ۷ ص ۱۰۲
(۱۳۳۹۲) ص ۱۸۵ (۱۳۶۶۰) میں روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۴ ﴾

أخرج ابن عساكر في "تاريخه" عن أبي عمر
رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "كُلُّ نَسَبٍ
وَصَهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَصَهْرِي"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عساكر نے اپنی تاریخ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نسب اور سرالی رشتہ قیامت کے دن ٹوٹ
جائے گا مگر میرا نسب اور سرالی رشتہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

- (۱) اسے امام طبرانی نے معجم الکبیر ج ۳ ص ۴۵ (۲۶۳۳) میں اور امام تمام رضی اللہ
فوائد ج ۲ ص ۲۳۳ (۱۶۰۳) اور بھیقی نے سنن کبری ج ۷ ص ۱۰۲ (۱۳۳۹۵)۔
(۱۳۳۹۶) میں مسور بن مخرمة سے روایت کیا۔

حدیث نمبر ۳۵

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ
الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ
الْإِخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا،
فَصَارُوا حِزْبَ إِبْلِيسَ"

﴿ترجمہ﴾

امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث روایت کی
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ستارے اہل زمین کے لئے غرق ہونے سے پناہ ہیں اور
میرے گھرانے والے میری امت کے آپس میں اختلاف کرنے سے پناہ ہیں تو جب
عرب کے کسی قبیلہ نے میرے گھرانے والوں سے اختلاف کیا تو میری امت میں
ہمیشہ کے لئے اختلاف کا دروازہ کھل جائیگا تو وہ (حق بات سے اختلاف کرنے
والے) شیطان کا گروہ ہو جائیں گے۔ (۱)

حدیث نمبر ۳۶

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي؛ مَنْ أَقَرَّ
مِنْهُمْ بِالْتَّوْحِيدِ، وَلِيَّ بِالْبَلَاغِ أَنَّهُ لَا يُعَذِّبُهُمْ"

﴿ترجمہ﴾

امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا میرے رب نے میرے اہل بیت سے وعدہ کیا کہ جس نے ان میں سے توحید کا
اقرار کیا اور میرے حق میں دین کی تبلیغ کا، اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۳۷ ﴾

أخرج ابن جرير في "تفسيره" عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله تعالى ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ قال: مِنْ رَضَا مُحَمَّدٍ أَنْ لَا يَدْخُلَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ النَّارَ۔
﴿ترجمہ﴾

امام ابن جریر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾

کی تفسیر میں روایت میں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی مرضی سے ایک یہ بات ہوگی کہ آپ کے گھرانے والوں میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔ (۱)

(۱) جامع البیان ابن جریر ج ۱۲ ص ۲۲۴ (۳۷۱۵) اور اسے خود مصنف نے "الدر المنثور" ج ۶ ص ۶۴۰ اور قرطبی نے جامع احکام القرآن ج ۱۰ ص ۸۴ میں نقل کیا اور امام دیلمی نے فردوس ج ۲ ص ۳۱ (۳۴۰۳) میں حضرت عبداللہ بن عمر نے ابن جبین رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ سے مانگا کہ وہ میرے گھرانے والوں میں سے کسی کو بھی دوزخ میں داخل نہ کرے تو اللہ نے مجھے یہ عطا فرمایا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۸ ﴾

أخرج البزار، وأبو يعلى، والعقيلي، والطبراني، وابن شاهين عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول ﷺ "إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنْتَ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ"۔

﴿ترجمہ﴾

امام بزار نے اور امام ابو یعلیٰ اور امام عقیلی اور امام طبرانی اور امام ابن شاہین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک فاطمہ نے اپنی پاک دامنی کی حفاظت کی تو اللہ نے اسکی اولاد پر دوزخ کو حرام ٹھہرا دیا۔ (۱)

﴿تشریح﴾ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے کردار کو برائی سے پاک رکھنے والا مسلمان دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(۱) کشف الاستار للہیتمی ج ۳ ص ۲۳۵ (۲۶۵۱) المعجم الكبير للطبراني ج ۳ ص ۴۱ (۲۶۲۵) المطالب العالیہ ابن حجر ج ۳ ص ۲۵۸ (۳۹۵۹) امام ابن حجر نے اس کی روایت کو امام ابو یعلیٰ اور بزار کی طرف منسوب کیا اور اسے امام تمام رازی نے فوائد میں روایت کیا ج ۱ ص ۱۵۴ (۳۵۶) ص ۱۵۵ (۳۵۷) اور امام ابو صیری نے مختصر اتحاف الخیر ج ۹ ص ۳۱۷ (۳۲۷۵) اور امام ابو نعیم نے حلیہ ج ۳ ص ۱۱۸ میں روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۳۹ ﴾

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا " إِنَّ
اللَّهَ غَيْرُ مُعَذِّبِكَ وَلَا وَلَدِكَ "

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بی بی فاطمہ (طیبہ طاہرہ) رضی اللہ عنہا سے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری اولاد کو عذاب نہیں دے گا۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۴۰ ﴾

أَخْرَج التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَرَكْتُ
فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا - كِتَابُ اللَّهِ وَعِزَّتِي - "

﴿ ترجمہ ﴾

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا اور اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو! میں نے تم میں وہ چھوڑا ہے جب تک تم اس کو تھامے رہو گے ہرگز نہیں بھٹکو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا میرا خاندان۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾ مؤطا امام مالک کی حدیث میں "عِزَّتِي" کی بجائے "سُنَّتِي" ہے بلاشبہ دونوں باتیں درست ہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ عترت وہی ہے جس نے قرآن کریم کو اپنے سینے سے لگایا قرآن کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کیا دوسروں کو اس کی تبلیغ کی اور رسول اکرم ﷺ کی سنت پر سختی سے عمل پیرا ہوئے اس طرح حضور اکرم ﷺ کی عترت اور حضور اکرم ﷺ کا لایا ہوا قرآن اور آپ کی سنت ایک ہی منزل کے نشان ہیں اور وہ منزل قرب و رضائے خداوندی، دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۴۱ ﴾

أخرج الخطيب في "تاريخه" عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ "شفاعتي لأمتي: مَنْ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِي"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے اس کے لئے میری شفاعت ہے جس نے میرے گھرانے والوں سے محبت کی۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۴۲ ﴾

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضي عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي، أَهْلُ بَيْتِي"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت میں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کروں گا۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

حضور اکرم ﷺ کا سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کرنا ان کے آپ ﷺ کے قریب تر ہونے کی وجہ سے ہے چنانچہ یہ اصولی بات ہے کہ "الْخَقُّ لِأَقْرَبٍ فَالْأَقْرَبُ" کہ حق اسی کا پہلے ہے جو زیادہ قریب ہے پھر اس کا جو اس کے بعد زیادہ قریب ہے اور یہ شفاعت ان کے درجات کی بلندی کے لئے ہوگی۔

حدیث نمبر ۴۳

أَخْرَج الطبرانی عن المطلب بن عبد الله بن حنطب، عن أبيه قال: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ "أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟" قَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ "فَإِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ آتَيْنِ: عَنْ الْقُرْآنِ، وَعَنْتَنِي".

ترجمہ

امام طبرانی نے حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جحہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہاری جانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ سب نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ میں کل قیامت کے دن تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا (کہ تم نے میرے بعد ان سے کیا سلوک کیا) قرآن کے بارے میں اور میرے خاندان کے بارے میں۔ (۱)

تشریح

قرآن کے ساتھ کیا سلوک کیا یعنی کیا تم نے اسے سیکھا اور پڑھ لیا۔

(۱) المعجم الكبير ج ۲ ص ۳۲۱ (۱۳۵۵۰)

حدیث نمبر ۴۴

أَخْرَج الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ فِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَعَنْ مُحِبِّتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ".

ترجمہ

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی قیامت کے دن قبر سے اٹھ کر اس وقت تک ادھر ادھر حرکت نہ کر سکیگا جب تک اس سے چار باتوں کا جواب نہ لے لیا جائے گا۔ عمر کے بارے میں کہ کس کام میں گزاری اور جسم کی طاقت کے بارے میں کہ کہاں خرچ کی اور مال کے بارے میں کہ کہاں خرچ کیا اور میرے گھرانے سے محبت کے بارے میں۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ج ۲ ص ۸۳ (۱۱۷۷۷) المعجم الاوسط

ج ۱ ص ۱۸۵ (۹۳۰۲) اور اسے امام حجتی نے مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۳۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا اور اس میں کچھ یہ الفاظ زائد ہیں "حضور اکرم ﷺ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے گھرانے سے محبت کی نشانی کیا ہے امام حجتی نے اسے طبرانی کی اوسط کی طرف منسوب کیا ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۴۵ ﴾

أخرج الديلمي عن علي رضي الله عنه سمعت رسول الله ﷺ يقول "أَوَّلُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ الْخَوْضَ، أَهْلُ بَيْتِي"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے خوض کوثر پر مجھ سے میرے گھرانے والے ملیں گے۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۴۶ ﴾

أخرج الديلمي عن علي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ "أَدْبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ : حُبِّ نَبِيِّكُمْ، وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَعَلَى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، فَإِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، مَعَ أَنْبِيَائِهِ وَأَصْفِيَائِهِ"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ۔ اپنے نبی کی محبت۔ اپنے نبی کے گھر والوں سے محبت اور قرآن پڑھنا۔ تو بے شک قرآن کے علم والے اس (قیامت کے) دن جس دن اللہ کے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ کے رحمت کے سایہ میں، انبیاء اور نیک بندوں (ولیوں) ساتھ ہونگے۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

قرآن والے وہ ہیں جو صحیح العقیدہ ہوں اور قرآن کا علم سیکھا اور آگے دوسروں کا سکھایا اور وہ جنہوں نے اس کام میں مدد کی اور کرتے ہیں۔

(۱) اسے تفتی ہندی نے کنز العمال ج ۱۶ ص ۴۵۶ (۳۵۳۰۹) اور تباؤنی نے

کشف الخفاء ج ۴ ص ۷۷ (۳۴۱۵۷) میں نقل فرمایا۔

(۱) اسے تفتی ہندی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۰۰ (۳۴۱۷۸) میں روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۴۷ ﴾

أخرج الديلمي عن علي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ " أَثْبَتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ ، أَشَدُّكُمْ حُبًّا لِأَهْلِ بَيْتِي وَأَصْحَابِي "۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی بنی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کل قیامت (کے دن) پل صراط پر تم میں سے وہ زیادہ ثابت قدم ہوگا جو میرے گھر والوں اور میرے صحابہ سے زیادہ محبت کرے گا۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

" أَثْبَتُكُمْ " میں اثبت اسم تفضیل ہے اسی طرح " أَشَدُّ " بھی اسم تفضیل ہے۔ حدیث سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ پل صراط پر وہی سب سے زیادہ ثابت ہوگا جو اپنے دل میں حضور اکرم ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام کی محبت کو جمع کرے گا۔ الحمد للہ یہ سعادت اہل سنت کے ہی حصہ میں آئی ہے۔

(۱) اے امام ابن عدی نے کامل میں ج ۲ ص ۲۳۰ پر اور ترقی ہندی نے کنز العمال ج ۱۳ ص ۹۶ (۳۱۵۷) میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۴۸ ﴾

أخرج الديلمي عن علي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ " أَزْبَعَةُ أَنَا لَهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : الْمَكْرَمُ لِذُرِّيَّتِي ، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ ، وَالسَّاعِي لَهُمْ أُمُورَهُمْ عِنْدَ مَا اضْطُرُّوا ، وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بَقْلِبِهِ وَلِسَانِهِ "۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی بنی کریم ﷺ نے فرمایا میں چار لوگوں کی قیامت کے (دن خاص) شفاعت کروں گا ایک اسکی جو میری اولاد کی تعظیم کرے گا دوسرا اس کی جوان کی ضرورتیں پوری کرے گا تیسرا اس کی جو اسوقت ان کے کام کے لئے بھاگ ڈور کرے گا جب وہ مجبور ہوں گے اور چوتھا وہ جو ان (میرے گھرانے) کی دل اور زبان (دونوں) سے ان سے محبت کرے گا۔ (۱)

(۱) اے امام طبری نے ذخائر عقبی ص ۵۰ پر اور ترقی ہندی نے کنز العمال

ج ۱۲ ص ۱۰۰ (۳۳۱۸۰) اور امام زہیدی نے اتحاف السادة المتقين ج ۸ ص ۷۳ اور مسعودی نے جواهر العقدين ج ۲ ص ۲۸۳ پر روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (ذاکثر مفتی غلام سرور قادری، عرض کرتا ہے کہ تمام محدثین، فقہاء اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ضعیف حدیث فضائل میں معتبر اور مقبول ہے)

﴿ حدیث نمبر ۴۹ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ
آذَانِي فِي عَتْرَتِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ کا سخت غضب (عذاب) ہوگا جو میرے گھرانے کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائے گا۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

اس حدیث کی رو سے یزید پلید اور اسے کے ساتھی عبید اللہ بن زیاد خبیث و شمر وغیرہ جنہوں نے سیدنا امام حسین رضی اللہ اور ان کے خاندان کے جسم و چراغ اہل بیت تھے شہید کیا اور ستایا، وہ اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہرے۔

(۱) اسے متقی ہندی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۹۳ (۳۴۱۳۳) میں نقل کیا اور امام بطرانی نے ذخائر عقیبی ص ۸۳ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے نقل کیا۔

(ترجمہ) اس شخص پر اللہ کا سخت غضب ہوگا اور اس کے رسول کا غضب اور فرشتوں کا غضب جس نے نبی کا خون بہایا یا اس کے گھرانے کے بارے میں اسے تکلیف پہنچائی اور بطرانی نے اسے امام علی بن موسیٰ رضا کی طرف منسوب کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۵۰ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْأَكْلَ فَوْقَ
شَبْعِهِ، وَالْغَافِلَ عَنْ طَاعَتِهِ، وَالتَّارِكَ لِسُنَّةِ نَبِيِّهِ، وَالْمُخْفِرَ
ذِمَّتَهُ، وَالْمُبْغِضَ عَتْرَةَ نَبِيِّهِ، وَالْمُؤْذِيَ جِوَارِيَهُ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو طلب سے زیادہ بہت پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور اسکو جو اپنے رب کی فرمانبرداری سے بے پروائی کرتا ہے اور اس کو جو اپنے نبی ﷺ کی سنت کا تارک ہے اور اس کو جو اپنے نبی ﷺ کے گھرانے والوں سے بغض رکھتا ہے اور اس کو جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ (۱)

(۱) اسے متقی ہندی نے کنز العمال ج ۱۶ ص ۸۷ (۱۶۳۵) میں نقل کیا اور اسے امام دیلمی کی طرف منسوب کیا اور اس حدیث کے بعض الفاظ کے شواہد حدیث نمبر ۱۳، ۱۵، ۱۹، اور ۳۹ میں گزر چکے ہیں۔

﴿ حدیث نمبر ۵۱ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِیُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَهْلُ بَيْتِي وَالْأَنْصَارُ
كَرُشَى وَعِیْبَتِي، وَصَحَابِي، وَمَوْضِعُ مَسَرَّتِي، وَأَمَانَتِي -
فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ" -

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول ﷺ
نے فرمایا میرے گھرانے والے اور انصار میرا سرمایہ اور یہ میرے جسم کے ایک حصہ کی
طرح ہیں اور میرے ساتھی اور اہل بیت میرے گھرانے والے اور میرا کنبہ ہیں میری
خوشی کی جگہ ہیں اور میری امانت ہیں ان کے نیک کی نیکی کو قبول کرو اور جس سے غلطی
ہو اس سے درگزر کرو (جبکہ غلطی حدودِ الہیہ میں سے نہ ہو۔ قادری)۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

کرش کا کافی زیر اور عیبتی عین کی زبر کے ساتھ۔ کرش خاندان اور عیبت
گھرانے والے، یہ اہل بیت اور صحابہ کی شانِ عظیم ہے

(۱) الفردوس الدیلمی ج ۱ ص ۳۰۷ (۱۶۳۵) اور امام ترمذی نے ترمذی کی
ج ۵ ص ۶۷ پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خبردار
بے شک میرے گھرانے والے میرا گھوارہ ہیں جہاں میں پناہ اور آرام پاتا ہوں اور بے شک میرا سرمایہ و
مدگار انصار ہیں تو ان میں سے جس سے خطا ہو جائے اس سے درگزر کرنا اور جو ان میں سے نیکی کرے
اسے قبول کرنا، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۵۲ ﴾

أَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَوْلَى رَجُلًا مِنْ
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا، فَلَمْ يَقْدِرِ الْمُطَّلِبِيُّ
عَلَى مُكَافَأَتِهِ، فَأَنَا أَكْفَأُهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" -

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابو نعیم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عبدالمطلب (میرے دادا) کی اولاد میں سے
کسی پر احسان کیا پھر وہ اس کے احسان کا بدلہ دنیا میں نہ دے سکا تو قیامت کے دن
اس کی طرف سے میں اس کا بدلہ دوں گا۔ (۱)

﴿ حدیث نمبر ۵۳ ﴾

أَخْرَجَ الْخَطِيبُ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْفِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا، فَعَلَى مُكَافَأَتِهِ إِذَا أَلْقَيْنِي"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام خطیب بغدادی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں میرے دادا عبدالمطلب کی اولاد (جو مجھ پر ایمان لائے اس) پر احسان کیا وہ جب قیامت کے دن مجھ سے ملے گا تو میں اس کا بدلہ اتاروں گا۔ (۱)

(۱) تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۱۰۳ اور اسے امام طبرانی نے معجم الوسط ج ۲ ص ۲۶۹ (۱۳۶۹) میں اسے روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۵۴ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَدًا، كَافَأْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے اہل بیت (ازواج مطہرات اور اولاد شریفہ) میں سے کسی پر کوئی احسان کیا اس کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن میں اتاروں گا۔ (۱)

(۱) اسے امام علی نقی ہندی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۹۵ (۳۳۱۵۲) میں نقل کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۵۵ ﴾

أخرج البارودی عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِن تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابُ اللَّهِ سَبَبُ طَرَفِهِ بَيْدُ اللَّهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، وَعَتَرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَأَنْهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا، حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام بارودی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں تم جب تک ان سے وابستہ رہو گے انہیں تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) یہ اللہ کی ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں اور دوسری چیز میزری عترت میرے گھرانے والے (ازواج مطہرات و حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آئیں گے۔ (۱)

(۱) اسے امام ابن ابی عامر نے "کتاب السنة" ج ۲ ص ۶۳ (۱۵۵۳) اور امام نسوی نے المعرفة والتاریخ ج ۱ ص ۵۴۷ اور امام طبرانی نے معجم الاوسط ج ۳ ص ۲۶۴ (۳۳۶۳) اور ص ۳۲۸ (۳۵۶۶) اور امام احمد بن حنبل نے مسند میں ج ۳ ص ۳۸۸ (۱۰۷۲۰) میں روایت کیا اور اسی طرح کی ایک حدیث زید بن ارقم کی روایت سے حدیث نمبر ۱ کے کوالد سے گزری ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۵۶ ﴾

أخرج أحمد، والطبرانی، عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابُ اللَّهِ، حَبْلُ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَعَتَرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَأَنْهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا، حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام احمد، اور امام طبرانی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک اللہ کی کتاب، اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہے (جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے دوسرا تمہاری طرف ہے جس نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اس پر عمل کیا وہ اللہ تک پہنچ گیا۔ غلام سرور قادری) اور دوسری میری عترت اہل بیت اور بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آئیں گے۔ (۱)

(۱) مسند ج ۶ ص ۲۳۲ (۲۱۰۶۸) اور ص ۲۳۵ (۲۱۱۵۳) المعجم الكبير ج ۵ ص ۱۵۳ (۲۹۲۳)

﴿ حدیث نمبر ۵۷ ﴾

أخرج الترمذی، والحاکم، والبیہقی فی " شعب الایمان " عن عائشة رضی اللہ عنہا مرفوعاً: " سِتَّةٌ لَعْنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُّجَابٍ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرُوتِ، فَيُعْزَّ بِذَلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ، وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عَثَرَتِي، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي "۔
﴿ ترجمہ ﴾

امام ترمذی، اور امام حاکم، اور امام بیہقی نے " شعب الایمان " میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، چھ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی اور ہر نبی نے لعنت فرمائی جس کی دعا قبول (ہوتی) ہے ایک وہ جو اللہ کی کتاب میں کچھ بڑھادے اور دوسرے اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا اور تیسرا جو میری امت پر زبردستی حکمران بن جائے اور اس حکومت کی طاقت کے بل بوتے پر انہیں عزت و عہدے دے جنہیں اللہ نے (انکی نافرمانی کی وجہ سے اپنے ہاں) ذلیل قرار دیا اور انہیں ذلیل کرے (عزت اور عہدے سے محروم رکھے) جن کو اللہ نے (اپنے) ہاں عزت والا قرار دیا۔ چوتھا وہ جو اللہ کے حرم کی بے ادبی کرے اور پانچواں وہ جو میرے اہل بیت کی بے ادبی کرے ان کے ساتھ وہ کام کرے جو ان کے حق میں اللہ نے حرام ٹھہرایا۔ اور چھٹا میری سنت کا تارک - (۱)

(۱) ترمذی ج ۳ ص ۳۹۷ (۲۱۵۴) المستدرک ج ۱ ص ۹۱ (۱۰۲) اور ج ۲ ص ۵۷۱ (۳۹۴۱) اور ج ۳ ص ۱۰۱ (۷۰۱۱)۔

﴿ حدیث نمبر ۵۸ ﴾

أخرج الديلمی فی " الأفراد " والخطیب فی " المتفق " عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: " سِتَّةٌ لَعْنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالرَّاعِبُ عَنْ سُنَّتِي إِلَى بَدْعَةٍ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عَثَرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالْمُتَسَلِّطُ عَلَى أَمْتِي بِالْجَبْرُوتِ، لِيُعْزَّ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ، يُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ، وَالْمُرْتَدُّ أَغْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ "۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے افراد میں اور خطیب بغدادی نے متفق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی اور ہر نبی نے لعنت فرمائی جس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک جو اللہ کی کتاب میں کچھ بڑھادے۔ دوسرے اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔ تیسرا میری سنت کو چھوڑنے والا اور بدعت کو اختیار کرنے والا۔ چوتھا میری عترت (خاندان) کے ساتھ وہ برتاؤ کرنے والا جو اللہ نے حرام ٹھہرایا۔ پانچواں میری امت پر اس لئے قوت کے ساتھ غالب آکر حکمرانی کرنے والا کہ وہ اسے عزت دے جسے اللہ نے ذلیل ٹھہرایا اور اسے ذلیل کرے جسے اللہ نے عزت دی اور چھٹا وہ جو ہجرت کے بعد مرتد ہو کر اسلام سے پھر جانے والا۔ (۱)

(۱) اسے امام دیلمی نے الفردوس میں روایت کیا ج ۲ ص ۳۳۲ (۳۲۹۸) اس میں کچھ کی بجائے سات الفاظ ہیں اور حدیث کے بعض الفاظ میں اختلاف ہے اور حاکم نے مستدرک ج ۲ ص ۵۷۳ (۳۹۵۴) اور طبرانی نے معجم الکبیر ج ۷ ص ۴۳ (۸۹) عمرو بن مسعود کی روایت جس میں سات کا ذکر ہے۔

﴿ حدیث نمبر ۵۹ ﴾

أخرج الحاكم في "تاريخه" والديلمي عن أبي سعيد رضي الله قال: قال رسول الله ﷺ: "ثَلَاثٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ: حَفِظَ اللَّهُ لَهُ دِينَهُ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ: لَمْ يَحْفَظِ اللَّهُ لَهُ شَيْئًا: حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَحُرْمَةُ رَحْمَتِي"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام حاکم نے تاریخ میں اور امام دیلمی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین چیزوں کی حفاظت کی اللہ اسکے دین اور دنیا کی حفاظت کریگا۔ اور جس نے تین چیزوں کی حفاظت نہ کی ان کو ضائع کر دیا اللہ اسکی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔ ایک اسلام (کے احکام) کی (علائیہ خلاف ورزی کر کے) بے حرمتی کرنے والا اور میرے (مسلمان) رشتہ داروں کی بے حرمتی کرنے والا۔ (۱)

(۱) اے امام طبرانی نے المعجم الکبیر ج ۳ ص ۱۲۶ (۲۸۸۱) اور

المعجم الاوسط ج ۱ ص ۱۶۲ (۲۰۵) میں روایت کیا۔

﴿ حدیث نمبر ۶۰ ﴾

أخرج الديلمي عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "خَيْرُ النَّاسِ الْعَرَبُ، وَخَيْرُ الْعَرَبِ قُرَيْشٌ، وَخَيْرُ قُرَيْشٍ بَنُو هَاشِمٍ"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سارے لوگوں میں بہتر عرب ہیں، اور عرب میں بہتر قریش ہیں، اور قریش میں بہتر (میرا خاندان) بنی ہاشم ہے (لہذا میرے خاندان کا احترام خاص طور پر ضروری ہے)۔ (۱)

(۱) الفردوس ص ۱۷۸ (۲۸۹۲)

خدمت خلق فی سبیل اللہ

مفسر قرآن پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری شیخ الحدیث جامعہ رضویہ
کے روحانی فیوضات سے فائدہ اٹھائیں

بے اولاد جوڑے کو اولاد مل سکتی ہے (انشاء اللہ)

جن کی لڑکیاں ہوں لڑکانہ ہو لڑکا ہو گا نام بھی پہلے بتا دیا جائے گا۔

نا جائز مقدمہ میں بے قصور قیدی کی رہائی

شرفاء کے بچوں اور بچیوں کے رشتے

لا علاج بیماریاں

کاروباری پریشانیاں

جان و مال و عزت و اکبر کی حفاظت

جن بھوت، جادو، نظر بد و حسد وغیرہ

و دیگر ہر پریشانی و مشکل کا روحانی حل

منجانب حافظ احسان احمد قاضی رابطہ جامعہ رضویہ (ٹرست) سنٹرل کمرشل ہدایت
میمنجنگ ایڈیٹر ماہنامہ البر لاہور
5836264
042-5836261 ماڈل ٹاؤن لاہور

الحمد للہ کتاب مکمل ہوئی۔

دعا گو خادم و غلام اہل بیت و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

بانی و مہتمم جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مورخہ ۲۰۰۱-۹-۵ بروز بدھ بر مکان شوکت علی قادری

جہانسرگ جنوبی افریقہ بوقت دس بجے اور پاکستانی ٹائم ایک بجے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا

محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین :

www.jamiazizviatrust.org

Email: ubpublisher@jamiazizviatrust.org

جہاد اور قتال میں کیا فرق ہے؟

جہاد کیا ہے؟

جہاد کب فرض ہوتا ہے؟

جہاد اسلامی کیا ہے؟

جہاد کیونکر فرض کیا گیا؟

کیا جہاد قیامت تک کے لئے جاری رہے گا؟

کیا نہتے غیر مسلموں کو مارنا جہاد ہے؟

کیا امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، اور غیر مسلم ممالک دارالحرب ہیں؟

اور ان میں بسنے والے مسلمان دارالحرب میں رہتے ہیں؟

جہاد کے بہت سے مسائل جاننے کے لئے محقق العصر پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تصنیف ”**جہاد اسلامی**“ کا مطالعہ ضرور کریں جس میں قرآن و سنت و ائمہ اربعہ کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کن وجوہات میں جہاد امت پر فرض ہوتا ہے اور جہاد کا حکم دینا کس کی ذمہ داری ہے؟ اور جہاد کی حقیقت کیا ہے؟

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

جامعہ رضویہ (فرسٹ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

Ph: 042-8428922-Mob: 0300-4826678-0300-7991693

شدید غصہ کی حالت میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

کیا غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

کیا طلاق غصہ میں ہی دی جاتی ہے؟

کیا طلاق کے لئے غصہ کا ہونا ضروری ہے؟

کیا طلاق کے بعد کوئی صلح کی گنجائش نکلتی ہے؟

کیا بیچ شوہر کی جگہ طلاق دے سکتا ہے؟

کیا شدید غصہ کی طلاق کے بعد حلالہ ضروری ہے؟

کیا طلاق اللہ کے ہاں پسندیدہ فعل ہے؟

کیا طلاق دینا بہت بری بات ہے؟

کیا طلاق دینے سے خاندان آباد ہو سکتے ہیں؟

ان کے علاوہ طلاق کے بہت سے مسائل جاننے کے لئے شیخ التفسیر والحدیث پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تصنیف ”**شدید غصہ کی طلاق**“ کا مطالعہ ضرور کریں جس میں قرآن و سنت و ائمہ اربعہ کے درائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کن وجوہات میں طلاق واقع ہو سکتی ہے اور کن میں نہیں؟

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

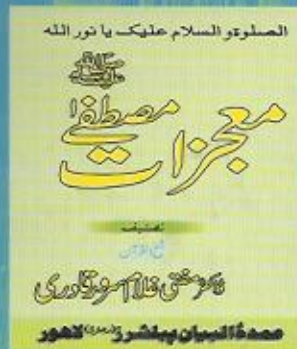
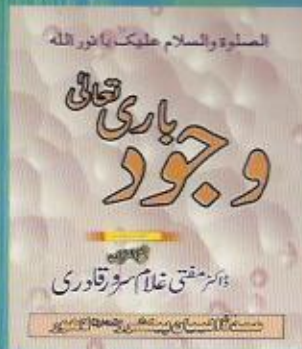
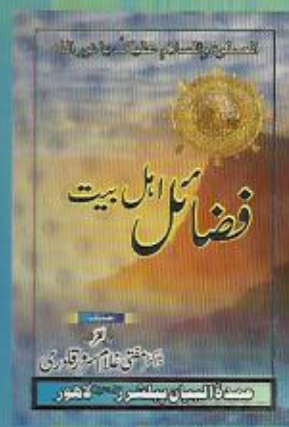
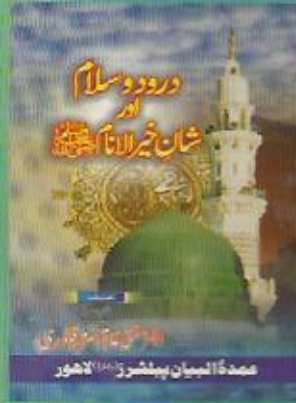
جامعہ رضویہ (فرسٹ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

Ph: 042-8428922-Mob: 0300-4826678-0300-7991693

تصانیف پیر طریقت حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری بانی و مہتمم جامعہ رضویہ (مرست) لاہور
کی اہم ترین موضوعات پر تصانیف کا مطالعہ فرمائیں احباب کو تجویز پیش کریں۔

- | | |
|--|---|
| (1) درود سلام شان خیر الامام ﷺ | (28) شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ |
| (2) مقام علم و علماء | (29) رد امکان کذب باری تعالیٰ |
| (3) خلافت اسلامیہ اور مغربی جمہوریت | (30) شرح "الفضل الموهبہ" |
| (4) قاضی اور سربراہ مملکت | (31) میجر ذوق اقر |
| (5) مسئلہ ایصال ثواب | (32) بیعت کی اہمیت و ضرورت |
| (6) نمائے جامعہ پارسل اللہ ﷺ | (33) مسئلہ تصویر (تصویر کا جواز) (اردو - انگلش) |
| (7) پروفیسر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ | (34) نماز سے متعلق تین اہم مسئلے |
| (8) شہیدہ فخرہ شادی کی طلاق کا شرعی حکم | (35) تفسیر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم |
| (9) مسئلہ صلوة و سلام قبل اذان | (36) تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم |
| (10) سورہ کسحہ ص ۱۱۱ اور ترجمہ تفسیر | (37) اسلام میں نکاح کی شرعی حیثیت |
| (11) علیہ السلام | (38) حج اور قربانی |
| (12) معرفت خداوندی (اردو - انگلش) | (39) نجات الودیع بن کریمین |
| (13) سورہ ملک ص ۱-۵ ترجمہ و تفسیر | (40) پردہ کی شرعی حیثیت |
| (14) الشاہ احمد رضا ربیع | (41) ذکر و وسیلہ |
| (15) مسئلہ علم غیب و وسیلہ | (42) عالم برزخ |
| (16) قرآن کیسے پڑھا؟ | (43) الوکائف القادریہ |
| (17) مجموعہ حیات اولیاء | (44) فضائل اہل بیت |
| (18) شرح جانی کا اردو ترجمہ | (45) عربی گرامر کی روشنی میں لکھا گیا آسان و عام فہم |
| (19) مسئلہ فحش و عریض | (46) ترجمہ قرآن کریم جو اس صدی کا جدید و کارآمد ہے |
| (20) معجزات مصطفیٰ ﷺ | (47) حالات امام بخاری طبعی رحمۃ |
| (21) انصافیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | (48) جہاد اسلامی (اردو - انگلش) |
| (22) معاشیات نظام مصطفیٰ ﷺ (اردو - انگلش) | (49) مسائل و فضائل زکوٰۃ و صدقات (اردو - انگلش) |
| (23) انکیش یا سنگیش | (50) اسلام کا قانون شہادت |
| (24) اسلام میں دائمی کی شرعی حیثیت | (51) لباس مسنون |
| (25) تہجد اسلامی کرنے اور ان کی تہذیب و عقائد | (52) علماء و مکتبوں کے درمیان تعلق کی اہمیت |
| (26) تحفہ مومن | (53) تحفہ مومن |
| (27) قیام قیوم | (54) تین اہم مسئلے
(۱) عیسیٰ (ع) کا کوئی نہ کرنا
(۲) خدا کے ساتھ نہ کرنا
(۳) خدا کے ساتھ نہ کرنا |

شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری کی دیگر تصانیف



Designed By: Muhammad Asim (0322-4678931, E-mail: asim_ghof6@yahoo.com)

Distribute by SAW Publisher

0300-4826678
0321-4059491

